QUESTION:

What do the scholars of the Din and muftis of the Sacred Law state regarding the following issue: Is it necessary to perform the adhān and iqāmah if one prays alone in one's home?

Questioner: Asad from England

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَھاب اللھم ھدایۃَ الحَق والصواب

If one's home is so far from the masjid that the sound of the adhān given in it does not reach him then in such a scenario the one who prays in his home will recite both the adhān and the iqāmah like a musāfir will. His leaving both the adhān and iqāmah or leaving the iqāmah will be makrūh. In most homes in the UK the sound of the adhān does not reach the homes. Thus in this scenario when praying alone at home one should recite both the adhān and the iqāmah or at least the iqāmah alone.

Just as is mentioned in al-Fatāwā al-Alamgīrī:

"If one prayed in his home in a village then if there is a masjid in the village in which adhān and iqāmah is recited the ruling upon him will be the same as the ruling upon the one who prays in his home in a city. If there is no masjid in the village then the ruling upon him is the ruling of a musāfir….It is makrūh for a musāfir to leave both adhān and iqāmah even if he is alone."

[al-Fatāwā al-Hindiyyah Volume 1 page 54]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Muftī Qāsim Ziā al-Qādrī
Translated by Ustādh Ibrār Shafī

گھر میں اکیلے نماز پڑھنے کے لیے اذان و اقامت کہنے ضروری ہے؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ گھر میں اکیلے نماز پڑھنے کے لیے کیا گھر میں اذان و اقامت کہنا ضروری ہے ؟

سائل: اسد (انگلینڈ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَوَالصَّوَاب

اگر گھر مسجد سے بہت دور ہے کہ اس کی اذان کی آواز گھر نہیں آتی تو ایسی صورت میں گھر میں نماز پڑھنے والا مسافر کی طرح اذان واقامت دونوں کہے گا اور اس کا اذان و اقامت دونوں یا اقامت چھوڑنا مکروہ ہے ۔یوکے میں اکثر گھر وں میں مسجد کی اذان ویسے ہی نہیں آتی تو ایسے صورت میں گھروں میں اکیلے نماز پڑھتے ہوئے اذان و اقامت یا صرف اقامت ضرور کہہ لی جائے۔

جیساکہ فتاوی عالمگیری میں ہے:**وَلَوْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ فِي قَرْيَةٍ إنْ كَانَ فِي الْقَرْيَةِ مَسْجِدٌ فِيهِ أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ فَحُكْمُهُ حُكْمُ مَنْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ فِي الْمِصْرِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا مَسْجِدٌ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْمُسَافِرِ۔۔وَيُكْرَهُ لِلْمُسَافِرِ تَرْكُهُمَا وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ"** جس نے ایسے گاوں میں گھر میں نماز پڑھی جس میں مسجد ہو اور اس اذان و اقامت ہوتی ہو تو گھر میں نماز پڑھنے والے کا حکم شہر میں نماز پڑھنے والے کی طرح ہے یعنی اس کا اذان و اقامت چھوڑنا مکروہ نہیں لیکن اگر اس میں مسجد نہ ہوتو اس گاوں کے گھرمیں نمازپڑھنے والے کا حکم مسافر کی طرح ہے اور مسافر کے لیے اذان واقامت کو چھوڑنا مکروہ ہے اگرچہ اکیلا ہو ۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الصلوۃ، الباب الثانی فی الاذان، ج1 ص54)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

خادمِ دارالافتاء یوکے

Date:01 -08-2019